(کاپی رایٹ محفوظ ہے)

برکات الاسلام

مصنفہ

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب اغلب موہانی

جسکو

منشی فضل الدین تاجر کتب قومی لاہور بازار کشمیری نے

سنہ ۱۸۹۰ء

اسلامیہ پریس لاہور میں چھپوایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالۂ برکات الاسلام

ور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابتدا میں اسلام کا نشو و نما کسی تاج پوش و تخت نشین کی توسط سے
ہیں ہوا۔ رسول ہاشمی کے پاس مال دنیا بہت قلیل تھا۔ یہ اُس ترکہ میں آپ کو حاصل ہوا تھا
وآپکے آبا و اجداد چھوڑ گئے تھے۔ اگر جناب رسالت مآب ذاتی یا موروثی دولت سے مالا مال ہوتے
وابی طالب خطبۂ عقد حضرت خدیجۃ الکبریٰ میں کبھی یہ بیان نفرماتے کہ ''محمدؐ بن عبداللہ کے پاس
ل دنیا قلیل ہے اور مال کی حالت یہ ہے کہ وہ زوال پذیر ہے'' اور اپنے مال سے تعین مہر نہ کرتے
وض کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے ابتدائی زمانہ کا دوران ایسی تکلیف او مصیبت اور بے سر و سامانی
سے ہوتا تھا۔ کہ اُس سے کوئی عرب پیشین گوئی نہیں کرسکتا تھا۔ کہ اسلام قطرہ سے بحر ذخار اور
رہ سے مہر تاباں ہو جائیگا۔

دا کی قدرت دیکھئے اگرچہ پیغمبر خدا کا دنیوی سرمایہ بہت قلیل تھا۔ مگر ایسی عظیم دولت رسالت
نبوت کی جو منجانب اللہ عطا ہوئی تھی کہ اُس کے مقابل خزائن کسرائے و روم کی کچھ ہستی نہ تھی
ولت دین کے مقابلے میں مال دنیا حقیقت میں ایک حقیر چیز ہے۔ دیکھو قارون حضرت موسیٰ کے زمانہ میں بڑا
لدار مشہور تھا اور حضرت موسیٰ کے پاس بجز دولت رسالت کیا تھا۔ مگر قارون کی دولت سے
سانی خلقت کو کچھ فائدہ نہ پہنچا حضرت موسیٰ نے صرف اپنی دولت نبوت کی اعانت سے بغیر امداد
ر و مال بنی اسرائیل کو بڑی مصیبتوں سے رہا فرمایا اور اسی یزدانی سرمایہ کی برکت سے حضرت ہارون
ور موسیٰ نے فرعون کو معہ اُسکے لشکر کے رود نیل میں غرق کردیا۔ ویسا ہی ہمارے برحق پیغمبر کے
س گو دولت اور حکومت نہ تھی اور بمقابلہ آپکے دوسرے سرداران قریش کی دولت اور حکومت

تاتاریوں کے شاہانہ شان و شوکت کا ایک عالم قایل تھا - مگر مذہبی انجام اُن کا یہی ہوا کہ بغیر کسی جنگ کے انہوں نے بخوشی خاطر اسلام قبول کر لیا تھا - آج کل ریورنڈ ایزک ٹیلر کے لکچر نے ایک تازہ خیال لوگوں کے دلوں میں پیدا کیا ہے - اس کا چھپ جانا ہند کے بازاری مشنری واعظین کے اعتدال پر رکھنے کے لئے دلچسپ معلوم ہوتا ہے ✣

میں اپنی مختصر اور مختصر راے کے ساتھ پادری صاحب کا پورا لکچر بطور ایک رسالہ کے مشتہر کرتا ہوں - اگرچہ عیسائی پادریوں کا یہ خیال ہے کہ اس لکچر کا مقصود یہ ہے کہ عیسائیت کی اشاعت افریقہ میں اسلام سے بڑھکر ہو اور ٹیلر صاحب نے دوسرے پادریوں کی کوشش کے واسطے وہ لکچر دیا تھا - مگر ہم کو اس سے کیا غرض ہے وہ اسلام کے مخالف تھے اور مخالف نے اسلام کی برکات کی تصدیق کی - ہم اس کو اسلام کی تائید تصور کرتے ہیں ✣

سید محمد حسین اعلب قصبہ متون

ملک اودھ
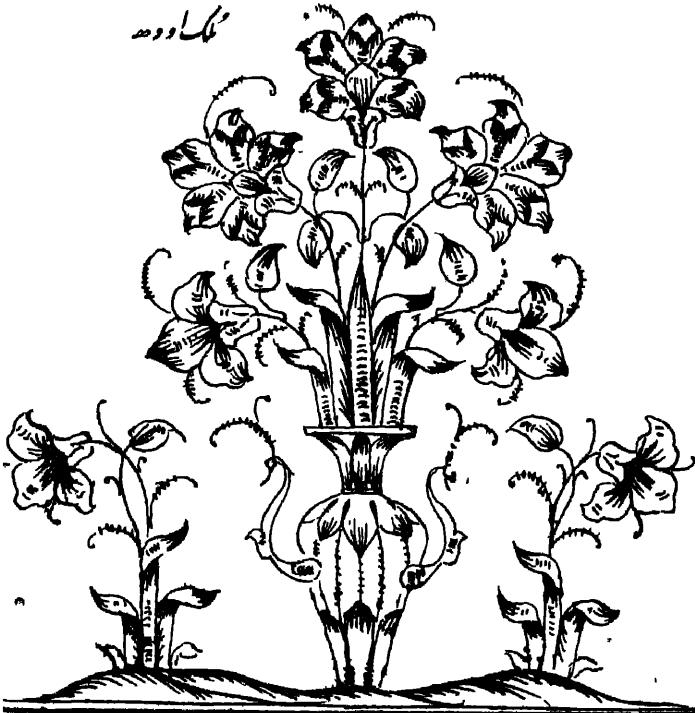
ورنہیات کے مرتکب ہیں اُسی کی تکمیل کے واسطے آیا ہوں اسکے علاوہ مسیح کی تعلیم چند روزہ تھی اور معدودی
چند اشخاص نے اُن کی رسالت کو تسلیم اور ان کی تعلیم کو قبول کیا تھا مسیح کی تعلیم روحانی و اخلاقی کے
متعلق ایک مشکل حصہ ایسا ہے ۔ کہ اگر دنیا چھوڑ کر اور علایق دُنیوی سے توبہ کرکے رہبانیت اختیار
کی جائے تو اُسکا فائدہ محسوس ہو سکتا ہے تمام دنیوی کاروبار کی شرعی تکمیل اُس سے ذرا بھی مستنبط نہیں ہو سکتی ؛

بیانِ بالا سے یہ غرض نہیں ہے کہ انبیاء ماسبق کی رسالت مشکوک ہے یا اُس نورانی جماعت کی
تعلیم سے انکار ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ اُن کی تعلیم اسلامی تعلیم کے مقابلہ میں بہت کم
عملی وسعت رکھتی ہے ۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ کُل نبیوں کا منصبی مقصود متحد تھا ۔ اور اُن کی صداقت
ایک تھیں ۔ فخر فلاسفہ اسلام خواجہ نصیر الدین طوسی اپنی نایاب کتاب اخلاق ناصری میں اُسکی
تصدیق فرماتے ہیں ۔ دنیا میں اسلام ہی کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ کسی رسول کی رسالت اور کسی نبی
کی نبوت سے منکر نہیں ہوا ۔ یہود یوں نے اور نبیوں کو تسلیم کیا تھا ۔ مگر انہوں نے مسیح کی رسالت سے
انکار کیا ۔ بعدہٗ عیسائی اور موسائی ہمارے پیغمبر کی رسالت سے منکر ہو گئے مگر اسلام نے تمام انبیا کی رسالتوں کی
تصدیق کی معاذ اللہ اگر اسلام مصنوعی ہوتا تو اپنے ہم منصب رسولوں کی دھوم دھام سے تصدیق کیوں کرتا اسلام کا آغاز جس
وقت ہوا تھا اسکی عمر دنیا کی عمر کے ساتھ تھی جس زمانہ میں انبیاء سابقین نے ہدایت فرمائی تھی وہ زمانہ ابتدائی خلقت انسان کا تھا
انسانی جماعتیں قلیل تھیں دنیا کی عمر کم تھی علم و عقل کی ترقی نہ تھی اُنکے حالات اور معاملات کی کیفیت اور رسم رواج کی حالت محدود تھی ؛
غرضکہ اُن کی رفتار بھولی بھالی بھیڑ بکریوں کی مانند تھی کہ چوپانوں کو ان کی پرورش و حفاظت پر دا
ور چرانے اور راہ راست پر لانے میں زیادہ تردد نہ ہوتی تھی یا وہ ایسی آسامیاں تھیں کہ اُنکو
قابو میں لانے کیواسطے مذہبی ہدایت کرنے والوں کو کچھ زیادہ مشکل نہ تھی ۔ نور اسلام کا جب ظہور
ہوا تھا ۔ دنیا کی عمر کا معتدبہ حصہ بسر ہو چکا تھا ۔ علم و عقل و تجربہ ترقی کے درجہ پر تھا ۔ دشت
و صحرا آباد ہو چکے تھے آج جو حالت دنیا کی آبادی کی ہے وہی عالم اُس وقت تھا ۔ رسم
و رواج کی گویا انتہا ہو چکی تھی ۔ اسلام نے بت پرستی کو مٹایا ۔ اُس نے اُن قبائل کے وحشیانہ
نفاق اور منافشات کو دور کیا ۔ کلمہ طیبہ نے عام کلمہ گویوں کو ایک قوم کر دیا ۔ خانگی ناقص
رسم و رواج کی اصلاح کی عرب کے قبائل کے تجارتی کاروبار ایسے جاری تھے کہ ان سے انسان
کی زندگی ظلمت ناک ہو رہی تھی ۔ اسلام نے اعتدال سے اُن ناقص و خراب حالتوں کو مبدل
بنور کیا ۔ دختر کشی کا رواج تھا ۔ مے فروشی اور انسان فروشی کے ہر طرف بازار گرم تھے ۔ اور
اس قسم کی تجارت سے تجار کو منافع کثیر حاصل ہوتا تھا ۔ اسلام نے مؤثر الفاظ میں دختر کشی ایسی قوت

مسلّم ہے تو کیونکر کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسلام کی اشاعت حکومت اور دولت کا نتیجہ تھی۔ سوا
ہے کہ وہ کونسی اعلےٰ طاقت تھی کہ عرب کے ملک التجار اور با اقتدار رؤسا کی ثروت کے مقابلہ
شخص نے جو یتیم اور اُمی اور مفتقر کو فخر سمجھنے والا تھا (روحی فداک) فیض نہ پہنچ سکے پیغمبر اسلام کہ کچھ
نہ رکھتے تھے۔ اور نہ حکومتی اقتدار۔ ایک الٰہی وسیع روحانی بادشاہت اسلام کی قایم فرمائی جیسا
نہ انبیاء ماسبق کی تعلیم و ہدایت تسلیم ہو سکتی ہے نہ کسی شاہ و شہنشاہ نے ہمیشہ کے لئے ایسی لا
فایدہ بخش حکومت کو خواب میں دیکھا تھا۔ اس سوال کا جواب اگر ہو سکتا ہے تو یہی ہے کہ خدا آپ ا
اسمعیل اور خاتم الانبیا کے ساتھ تھا اور اُسی کے سایہ میں ببرکت الہام یزدانی یکہ و تنہا عرب و عجم کو منور ک
جاویدی اسلامی تعلیم دنیا میں بطور یادگار ہے کہ اُس سے دوام کیواسطے انسانی سوسائٹی مستفید ہوتی رہیگی۔
خدا۔ ممکن تھا کہ اسلام کی اشاعت ہوتی ہرگز نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور تمامی
تعلیم اور اسلامی تعلیم میں ایک فرق عظیم ہے۔ اُن کے الہام کا بہت بڑا حصہ اُنکے خانگی کا
اور ذاتی قضایا اور مسافرانہ حالت کے متعلق تھا۔ کیونکہ حضرت اسحاق ع کی تعلیمی سرگذشت کی
توریت سے ایسی ہی شہادتیں پائی جاتی ہیں۔ علیٰ ہذا اُس زمانہ میں حضرت یعقوب علیہ السلام اور حض
یوسف علیہ السلام کی رسالت کا معتدبہ حصہ بتغیر الفاظ اور حالات و واقعات انہیں خصوصیات خا
اور انتظامی سے متعلق سمجھا جا سکتا ہے جو حضرت ابراہیم کو حاصل تھیں حضرت موسیٰ علیہ السلام
بعثت ابتداءً اسواسطے نہ تھی کہ فرعون اور عوام قبطیوں کو تعلیم ہوتی کہ وہ خدا کو واحد سمجھ
اور اسکے قدرتی احکام کی تعمیل کریں۔ بلکہ اوّل خدمت خدا نے موسیٰ ع کو یہی سپرد کی تھی کہ فر
کے آہنی پنجہ سے بنی اسرائیل کو نجات دیں توریت کے باب خروج سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ اگر فر
اول ہی مرتبہ حضرت موسیٰ کی فہمائش کو تسلیم کر لیتا اور بنی اسرائیل کو نکل جانے دیتا۔ تو قلزم کے
اور ہلاکت رود نیل سے محفوظ رہ سکتا تھا۔ جب بنی اسرائیل قید سے رہا ہوئے تو اُن کی تعلیم کیواسطے
عشرہ نازل ہوئے اور جہاں تک کہ حضرت موسیٰ نے خصومات کا انفصال اور معاملات کا تصفیہ فر
وہی مجموعہ شریعت کا بنی اسرائیل کیلئے ہو گیا تھا۔ حضرت موسیٰ کی الہامی تعلیم سے زیا
بنی اسرائیل ہی مستفید ہوئے اُس زمانہ میں اور قوموں کو جہاں تک کہ فیض پہنچا اُس وسیع تعلیم کا
یہود کے ذمہ ہے یہ سالت حضرت مسیح ناصری کی علت غائی اُس سوال کے جواب سے ثابت ہوتی ہے
یہودیوں نے کیا تھا۔ کہ آپ توریت کے باطل کرنے کیواسطے آئے ہیں آپنے فرمایا کہ میں توریت کے باطل کر
کیلئے نہیں آیا ہوں بلکہ اُسکی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں پھر عموماً یہی بیان فرمایا ہے کہ مسیحیوں نے احکام توریت کی بجا آور

ا نہیں کرسکتا۔ وہ اگرچہ باعتبار حکومت دیانت عیسوی کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ مگر اس کی
علیمی پادشاہت اور الہامی وسعت و رفعت کے مقابل کبھی مسیحی دین کی اشاعت اور ترقی
ہیں ہوسکتی ؎

اطراف واکناف عالم میں جس کسی کو اسلام کی نعمت عظمیٰ حاصل ہوتی ہے اُسکا دل و دماغ
روشن ہوجاتا ہے۔ وہ کسی مذہب کو تسلیم نہیں کرسکتا اور نہ کسی مذہب کی دعوت قبول کرتا ہے
یک مسلمان جانتا ہے کہ مختلف ملل و ادیان میں جو صداقتیں ہیں اُن سے بڑھ کر اسلام میں ہیں
رب کا ہر نومسلم خیال کرتا تھا۔ کہ جس ظلمت سے نکل آیا ہوں پھر اُس میں مبتلا ہونے سے کیا فائدہ
وہ دیکھتا تھا کہ دشمنان قریش پیغمبر آخرالزمان پر پتھر برساتے ہیں اور جب دریافت کیا جاتا ہے
کہ اس ظلم و جفا کا بدلہ لینا چاہیئے یا نہیں۔ تو سنتا تھا کہ آپ فرماتے ہیں کہ اُن کا راہ راست پر آنا
ہی عوض ہے۔ سچی ہدایت کا یہ اظہار ہے کہ جبکہ قبیلہ خزرج و اوس نے آپ سے کہا کہ ہمارے
باواجدا جنگ و جدل کے عادی رہے ہیں۔ اگر آپ فرمائیں تو ہم مشرکوں کو جو آج کے دن منا میں
ہیں تہ تیغ کریں۔ بجواب اُسکے آپ نے فرمایا کہ میں مامور نہیں ہوا کہ تلوار کھینچوں اور مشرکوں
سے قتال کروں وہ یہ بھی سمجھتا تھا کہ میں اور میرے تمام بھائی یہاں تک کہ کل عرب بُت پرست
تھا۔ اور بیہودہ رسم و رواج کا پابند۔ پیغمبر کی بعثت اصلاحات کی غرض سے ہے نہ ہیکار
گیری سے۔ یہی سبب تھا کہ جن قبائل عرب کی حرکات سے آپ کو تکلیف اور ایذا پہنچی تھی
وہی اسلام قبول کرتے جاتے ہیں۔ ابی سُفیان کی ریاست اور رئیسانہ مرتبہ کو دیکھو اور یہ بھی
دیکھو کہ اُس نے پیغمبر خدا سے کس قدر مخالفت کی۔ مگر بجز اسکے اور کیا نتیجہ ہوا۔ کہ جب پیغمبر خدا نے
فرمایا۔ کہ افسوس تیری نسبت اے سُفیان کیا وقت نہیں آیا کہ تو واقف ہو کہ بجز اللہ تعالےٰ
کے کوئی معبود لائق پرستش نہیں۔ ابوسُفیان نے کہا کہ آپ کیسے کریم و رحیم ہیں۔ کہ باوجود
ظلم و زیادتی ایسا لطف فرماتے ہیں۔ اور اسکے بعد ہی اسلام قبول کرلیا۔ عرب کے اسلام
لائے ہوئے وہ اس سرگذشت سے واقف تھے۔ کہ پیغمبر خدا نے یہاں سے کیوں اور کس واسطے
ہجرت فرمائی تھی اُن کو یہ بھی معلوم تھا کہ جب آپ نے وطن چھوڑا تھا۔ اور اُس پُر آشوب
زمانہ میں مسافرت اختیار کی تھی۔ تو ایک صحابی نے آپکے بستر راحت پر استراحت فرمائی
کہ اگر قتل ہوں تو میں ہوں ذات اقدس نبوی کو ضرر نہ پہنچے اور دوسرے صحابی نے
رفاقت فرمائی۔ یہانتک کہ آپ مدینہ میں رونق افروز ہوئے اور پھر مکہ مدینہ سے

کی۔ کہ ہندوستان کی انگریزی قوت کو بھی اس آسانی سے کامیابی نہیں ہوئی۔ اور بے اثر
ایسی منع کردی کہ انگریزی قانونی سزا دن اور بڑی بڑی سوسائیٹیوں اور ڈاکٹروں کی
رایوں نے ویسا نہ کیا۔ دنیاوی اصلاحات کے علاوہ روحانی یعنے دینی تعلیم سے اہل
اُس رشتہ کو قوی کردیا جو انسان کو خدا سے ہے ایام جہالت میں عرب ظلمت میں مبتلا ہوگیا
وہ خداشناسی اور روحانی فیض سے محروم تھا وہ غیب کی صدا نہیں سنتا تھا۔ اور رسالت
کو نہیں جانتا تھا۔ قضا و قدر سے واقف نہ تھا متموّل اور مالدار تھا۔ اور حکومتی تعلق
قبیلہ کا علیحدہ تھا۔ رہزنی اور ڈکیتی عوام کا پیشہ تھا اور جزا و سزا اور وعد وعید کے معاملات
کو نہ جانتا تھا یہ بھی اسکو معلوم نہ تھا کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو عالم ارواح میں اُس کا کیا حال
ہوتا ہے۔ بے حس و حرکت بتوں کی پرستش میں مشغول تھا اور ستارہ پرستی اُسکا شعار تھا
عرب کا آخری انجام یہ تھا کہ بتوں کو خدا جانتا تھا۔ اور جب بت خدا تھے۔ تو غیر فانی اور ازلی
ابدی طاقت یعنی خدائے واحد ذوالجلال کے افعال و اقوال کا کیا اور کیونکر اثر ہوسکتا تھا۔ اس
کے واسطے یہ خسارہ بیان ایسی نہیں کہ جو روحانی تعلیم کا سرمایہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل
اُس ملک کو عطا فرما گئے تھے۔ وہ بھی مفقود ہوگیا تھا۔ پس اسلام نے وہ برکات بخشیں کہ عرب
خاک سے پاک ہوگیا۔ دنیا کا تعلق دین سے تھا اور دین کا تعلق دنیا سے۔ دین و دنیا کی رفتار ربط
لازم و ملزوم تھی۔ مگر اس کا مرسلین سابق کے زمانہ میں کامل فیصلہ نہ ہوسکا تھا۔ یہ شرف اور فضل
آخری رسالت عرب ہی کو حاصل ہوا۔ کہ اُس کی برکت سے خارجی یعنے دنیاوی معاملات کی
اصلاح عمل میں آئی اور داخلی امور یعنے روحانی دینی تعلقات کی اصلاح ہوئی۔ روحانی اصلاحات
کا اثر دنیوی معاملات پر ہوا۔ اور دنیوی اصلاحات سے عربوں کی روح پاک و پاکیزہ ہوگئی
روحی فداک یا رسول اللہ ؛

آبیاری اسلام سے جب عرب سرسبز و شاداب ہوگیا۔ تو اسلام نے اپنی برکت و رحمت عالم
میں تقسیم کی۔ موجودہ زمانہ میں ہر مذہب اپنے پر و پرزہ درست کر رہا ہے۔ عیسوی مذہب کی
تاریخ حکومت سے اسلام کی حکومتی رفتار رگ گئی ہے۔ مگر وہ کبھی حکومت کا محتاج نہ تھا۔ اور نہ
آج اسکو حکومت کی ضرورت ہے۔ اسکی ذاتی خاصیتیں و قدرتی خوبیاں ایسی تھیں کہ وہ
ایک پژمردہ گھاس تھا مگر یکایک لہلہاتا ہوا سبزہ ہوگیا تھا۔ اور اس زمانہ میں کہ حکومت نہیں
رکھتا۔ اسکو کوئی مذہب یہاں تک کہ عیسوی مذہب بھی باوجود حکومتی جلال و جبروت کے

صرف ظاہری حواس خمسہ سے اشیاء کی حس کر سکتے ہیں۔ اُن کو انبیاء کے روحانی افعال پر فور تحقیق نہیں ہو سکتا۔ مگر یہود و نصارا پابند مذہب ہیں وہ انبیاء کے روحانی کاموں سے کیونکر انکار کر سکتے ہیں انبیاء نے جو پیشین گوئی کی وہ پوری ہوئی۔ ہمارے پیغمبر نے آیندہ زمانہ کے واقعات کی نسبت اپنی زبان معجز بیان سے اکثر پیشین گوئیاں فرمائیں۔ اُن کی تصدیق اُن واقعات کے عملی ظہور سے ہو گئی ✤

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی آخری عمر میں یعنے قریب زمانہ انتقال کے فرمایا تھا۔ کہ اے برادران میں مرتا ہوں اور خدا یقیناً تم کو یاد کریگا۔ اور تم کو اس زمین سے باہر اُس زمین میں جسکی بابت اُس نے ابرہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ سے قسم کی ہے لیجائیگا۔ اور یوسفؑ نے بنی اسرائیل سے قسم لیکر کہا خدا یقیناً تم کو یاد کریگا۔ اور تم میری ہڈیوں کو یہاں سے لیجائیو ✤

ہمارے پیغمبر جس وقت موتہ کے جنگ ہو رہے تھے مدینہ کی مسجد میں تشریف فرما تھے۔ مگر جو کچھ وہاں ہوتا تھا۔ وہ آنحضرتؐ کے سامنے تھا۔ آپنے اصحاب سے فرمایا۔ کہ زید بن حارثہ نے علم اُٹھایا وہ شہید ہو گئے اُسکے بعد حضرت جعفر طیارؓ نے علم لیا وہ شہید ہوئے۔ بعدہٗ ابن رواحہ نے علم لیا وہ بھی شہید ہوئے پھر فرمایا کہ خالد بن ولید نے علم لیا وہ فتح یاب ہوئے۔ لڑائی کے ختم ہونے کے بعد جن واقعات کی خبر آپکی زبان اقدس سے اصحاب نے سُنی تھی وہ ٹھیک درست ثابت ہو گئی ✤

دوسرا معجزہ یہ تھا کہ زمانہ جاہلیت میں خانہ کعبہ کا دروازہ بجز دوشنبہ و پنجشنبہ کے نہیں کھلتا تھا۔ عثمان بن طلحہ کہتے ہیں۔ کہ ایکدن آنحضرتؐ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ دروازہ کھولدو تاکہ میں اور میرے ہمراہی کعبہ کے اندر جائیں۔ میں نے آپسے سختی کی اور آپنے صبر کیا پھر فرمایا کہ اے عثمان ایکدن تو دیکھیگا کہ کلید کعبہ میرے ہاتھ میں ہوگی۔ میں جسجگہ چاہونگا اُسکو رکھونگا۔ عثمان بن طلحہ کہتے ہیں کہ جب مکہ فتح ہوا۔ تو آپنے فرمایا کہ اے عثمان کلید کعبہ میرے سپرد کر میں کلید لے آیا۔ آپنے اپنے ہاتھ میں لی۔ اور پھر مجھکو سپرد کی اور فرمایا کہ تا قیامت تیرے ہاتھ سے کلید کوئی نہ لیگا۔ مگر ایک ظالم میں نے ایک زمانہ میں تجھ سے کہا تھا کہ ایک دن دیکھیگا۔ کہ کلید میرے ہاتھ میں ہوگی اور سپرد کرونگا جسکو کہ میں چاہونگا عثمان نے کہا سچ ہے یا رسول اللہ ✤

آپ نے نصارے کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے جان میری جان تمہاری ہے اور تن میرا تن تمہارا ہے حیات میری تم میں ہوگی اور ممات بھی تم میں قبر میری تم میں اور مکان میرا تم میں ہوگا اس پیشین گوئی کا لفظ لفظ پورا ہو گیا۔ یہودیوں کی نسبت فرمایا

جہاں ایک شخص کے سوا دوسرا ساتھ نہ گیا تھا۔ جب پھر مکہ میں تشریف آوری کا زمانہ ہوا تو ہزاروں آدمیوں کا مجمع تھا۔ اور وہ شان و شوکت کہ ابی سُفیان کو حیرت ہوگئی۔ یہ بجز اس سچی منجانب اللہ اعانت کے اور کیا تھا۔ عرب کیسی تاریکی کفر و ضلالت و جہالت میں پھنسا ہوا تھا اور عیسائیاں و موسائیاں عرب انجیل و توریت سے خود ہی اچھی طرح مستفیذ ہوتے تھے اور عرب کی تاریکی میں تو اُن آسمانی کتابوں کی ایسی بھی روشنی نہ تھی جیسے کہ شب کی تاریکیوں میں کرم شب تاب کی ہوتی ہے۔ یہودی و نصرانی عرب میں دینی روشنی کے پھیلانے سے مجبور و معذور تھے۔ اور ان اہل کتاب سے کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا تھا ÷

نجران کے عیسائیوں سے جب بحث ہوئی تھی تو وہ روحانی جلوہ جو مباہلہ کے پردہ میں تھا کس طرح دکھلائی دیا صبح کا وقت تھا پیغمبر اس طریق سے مباہلہ پر مستعد ہوئے تھے کہ حسینؓ ابن علیؑ بغل میں تھے اور حسنؓ کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لئے تھے فاطمہؓ زہرا آنحضرت کے عقب میں اور علیؑ مرتضیٰ فاطمہؓ زہرا کے عقب میں تھے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میرے دعا کرنے پر تم آمین کہنا عیسائیوں نے جس وقت پنجتن پاک کو دیکھا اور حدیث دعا اور آمین کی سُنی ڈر گئے اُن میں سے ابن علقمہ اپنے گروہ سے اگر یہ نہ کہتا کہ بہ تحقیق میں چند پاک نفس ایسے دیکھتا ہوں کہ اگر خدا سے وہ خواہش کریں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے زائل ہو جائے خدا اُس پہاڑ کو زائل کر دیگا۔ ہرگز ہرگز اُن سے مباہلہ نہ کرو ہلاک ہوگے تو کوئی اس زمین پر نہ رہتا کیونکہ پیغمبر نے فرمایا تھا کہ اگر مباہلہ کرتے تو مسخ ہو جاتے اور یہ وادی اُنپر آگ برساتا ÷

اس قصہ کے متعلق دو سوال ہو سکتے ہیں اول یہ کہ عیسائیاں نجران کا ایک گروہ پیغمبر کیخدمت میں حاضر ہوا تھا۔ دیگر ممالک میں جہانتک کہ عیسائیوں کی آبادی تھی اُنھوں نے نہ پیغمبر سے حجت و مباحثہ کیا تھا اور نہ کسی طرح کا اصرار تھے کہ وہ مُلک عرب میں بھی سکونت پذیر نہ تھے وہ کیوں اس ہلاکت میں شریک ہوتے۔ دوم یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ اہل قریش نے آپ سے عداوت و خصومت کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ اُن کو کبھی یہ موقع کیوں پیش نہیں آیا۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ قریشی اہل کتاب تھے اور جانتے نہ تھے کہ پیغمبر آخر الزمان مبعوث ہونے والے ہیں۔ اُن سے مباہلہ کیونکر ہو سکتا تھا عیسائیوں نے جب اُن بشارات توریت و انجیل سے انکار و اصرار کیا تھا۔ تو ضرور ہوا کہ پیغمبر بحکم خدا اُن سے مباہلہ کرنے پر آمادہ ہوں۔ جب اُنھوں نے خاتم الانبیاء کی تصدیق دیدہ و دانستہ نہ کی اور تجاہل عارفانہ پر اصرار سے عمل کیا۔ تو اُن سے مباہلہ کرنا ضروری تھا۔ کہ اُس سے حق و باطل میں امتیاز ہو جاتا ÷

وہ اشخاص جنکو کہ روحانی مذاق اور معنوی رسالت کی دقیق باتوں سے واقفیت نہیں ہے۔ اور

مگر اُن کی تکلیف اور ایذا رسانی کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اُس نے دیکھا کہ فقرائے صحابہؓ ضعفا کو آہنی زرہیں پہنائیں اور اُن کو دھوپ میں چھوڑ دیا کہ دھوپ سے زرہیں گرم ہوں اور اِن کے جسم کو تکلیف پہنچے۔ مشرکین نے بلالؓ کی گردن میں رسی ڈال کر اُن کو لڑکوں کے سپرد کیا اُنہوں نے بہزار خواری و ذلت بلال کو شعاب مکہ میں پھرایا۔ اور بلالؓ سے وہی برتاؤ کرتے تھے۔ جیسے کہ اور ملکوں میں کسی پر لڑکے تالیاں بجاتے ہیں۔ بلالؓ کی گردن کی رسی کو گھسیٹتے تھے۔ یہانتک کہ اُن کی گردن مجروح ہوگئی تھی۔ بعض کو ریگ گرم پر برہنہ لٹاتے تھے۔ اور جو پتھر دھوپ سے گرم ہو جاتا تھا وہ اسکے سینہ پر رکھتے تھے۔ عمار بن یاسر اور اُن کے والدین کو نہایت درجہ تکلیف دی تھی۔ عمار کو ایک دن ریگ گرم پر لٹایا۔ اور اُسپر سختی کر رہے تھے کہ آنحضرتؐ کا گذر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ اے آل یاسر صبر کرو ابو جہل نے عمارؓ کی ماں کو مار ڈالا اور عمار کے باپ بھی مارے گئے۔ اوّل جو شخص راہ دین اسلام میں مارا گیا۔ وہ عمار کا باپ تھا +

شعاب مکہ میں پیغمبر اور مسلمانوں کی اذیت کو دیکھا تھا مسلمانوں کے واسطے بازاروں میں حاجتوں کے متعلق اشیا نہیں ملتی تھی اور ممانعت تھی۔ فاقہ کشی کرتے تھے اور دوست واحباب اور عزیز اقربا سب دشمن تھے اور درپے ایذا" مگر اُن مسلمانوں نے اسلام سے انحراف نہ کیا۔ پس وہ مسلم سمجھا تھا کہ قریشیوں کی "جانب سے یہ مظالم و تعدیات اسی واسطے ہیں کہ لوگوں نے اسلام قبول کیا مگر باوجود ظلم و تعدی اور اذیت اور تکلیف کے اسلام کا قدرتی سیلاب نہ رکا" اور نہ اُن مسلمانوں نے پھر مشرک ہونا پسند کیا تھا وہ سمجھ گیا تھا کہ اسلام میں "قدرتی تاثیر ضرور ہے اسلام کسی کے روکے رُک نہیں سکتا +

یہ تمام نیرنگیاں دیکھکر وہ عرب مسلمان ہوا تھا پھر وہ کیونکر بت پرست اور قریشیوں کا مسلک اختیار کرتا۔ کیا جس تاریکی سے روشنی میں آیا تھا پھر اُسی تاریکی میں جانا پسند کرتا +

یہودیوں کا مذہب اگرچہ فنا نہیں ہوا۔ مگر اس کی رفتار تعصب اور یہودیوں کی مذہبی خود پسندی کے تنگ دائرہ میں ہوگئی ہے۔ کہ بقول پادری ٹیلر صاحب وہ ترقی نہیں کر سکتا۔ یہودیوں کی دنیا میں مشنین نہیں ہیں کہ اُنکے ذریعہ سے واعظ وعظ کہتے انہوں نے گویا اپنے مذہب کو اپنی مستقل ذاتی جائداد قرار دے رکھی ہے کہ اُس سے اُنہیں کو نفع و ضرر ہو۔ مذاہب عالم کو وہ باطل سمجھتے ہیں ہم مسلمان خیال کرتے ہیں کہ اگر اسلام چھوڑ کر یہودیوں کا دین اختیار کریں تو اوّل اُس میں یہ بات تسلیم کرنی ہوگی کہ مسیح اور پیغمبر اسلام رسول نہ تھے۔ اور دوسرے وہ کونسی صداقتوں کے آبدار موتی موسوی دین میں ہیں جو اسلام کے بحر ذخار میں نہیں ہیں حضرت

کہ صاحب حکومت نہ ہونگے۔ اُس زمانہ سے یہودی حکومت سے محروم ہوگئے۔ علاوہ اسکے بہت سی پیشین گوئیاں اور معجزات ہیں۔ مثلاً مسلمانوں کی وسعت حکومت اور شان و شوکت اور پھر مسلمانوں کے ضعف کی نسبت بیان فرمایا تھا وہ پورا ہوا ✤

روحانی برکتیں آپکی اولاد کو بھی حاصل تھیں۔ مباہلے کے وقت حضرت امام حسینؑ پیغمبر کی آغوش مبارک میں تھے مگر جب زمانہ یزید کا آیا اور یزید کی عداوت سے آپ مدینہ سے روانہ ہوئے اور مکہ میں پہنچکر چندے قیام فرمایا اور پھر بجانب عراق کوچ فرمایا۔ حُر ابن یزید الریاحی نے آپ کو روکا اور کہا کہ میں یزید کے حکم سے آیا ہوں کہ آپ کو نہ جانے دوں جب اُس نے آپ کے گھوڑے کی باگ پر ہاتھ ڈالا تو آپنے فرمایا کہ اے حُر تیری ماں تیرے سوگ میں بیٹھے۔ اس کہنے کے سوا اور ثابت نہیں ہوتا کہ آپنے اُسکو اپنی حمایت کے واسطے طلب کیا ہو مگر غور کا مقام ہے کہ جب دوبارہ حُرؔ بغرض اطاعت آیا اور حضرت عباس نے اسکو مسلح دیکھکر روکا اور آپ سے دریافت کیا کہ حُر مسلح آیا ہے تو آپنے فرمایا کہ آنے دو وہ ہم میں ہوگیا ہے۔ حُر کے واسطے یہ معجزہ ہوا کہ وہ خود بخود حاضر ہوا۔ اور بعد شہادت حُر اُسکی ماں سوگ میں بیٹھے۔ اور تصدیق آپکے فرمانے کی ہوگئی۔ ابن سعد سے آپنے فرمایا۔ کہ تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں اور اپنی بڑائی اور بزرگی بیان کی اس نے کہا کہ میں آپکی جلالت اور عظمت سے واقف ہوں مگر مجھکو رے کی حکومت نے آپکے قتل پر مجبور رکیا ہے اُسمیں گیہوں ہوتا ہے آپنے کہا کہ گیہوں تجھکو نصیب نہ ہوگا۔ اس نے طعناً جوابدیا کہ اگر گیہوں نصیب نہ ہونگے تو جو سہی آپنے فرمایا کہ جو بھی نصیب نہ ہونگے۔ اس پیشین گوئی کی تصدیق بعد واقعات کربلا یہ ہوئی کہ ابن سعد کو بجو اور گیہوں کچھ بھی نصیب نہ ہوئے۔ کربلا میں ایک شخص نے طعنہ زنی کی تھی اور کہا تھا کہ اے حسینؑ اور اے اصحاب حسینؑ دیکھو کہ نہر کیسی مثل شکم ماہی موج زن ہے اور تم کو تا دم مرگ ایک قطرہ نہیں ملیگا۔ پس آپکی دعا سے پیاس نے اُسپر غلبہ کیا اور ہرچند پانی پیتا تھا مگر سیراب نہ ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ دل پھنکا جاتا ہے اور آخر کو اُسی نہر میں آپکو گرا دیا اور العطش العطش کہتا ہوا غرق ہوگیا۔ ایک اور شخص نے اُس آگ کے بارہ میں استہزا کیا تھا کہ تم نے دنیا میں آگ دوزخ کی طرف سبقت کی ہے آپنے دعا کی کہ خداوندا آگ سے اسے ہلاک کر۔ اُس کا یہ حال ہوا کہ وہ آگ میں گرا دیا گیا۔ یعنے خود اسکے گھوڑے نے اُسکو آگ میں گرا دیا۔ اور وہ آگ میں جلکر مرگیا

وہی روحانی برکت تھی کہ سر مبارک آپکا نیزہ پر تلاوت قرآن مجید کرتا تھا ✤

اُس مسلم عرب نے یہ بھی معائنہ کیا تھا کہ پیغمبر اور اصحاب پیغمبر کو مشرکین قریش کیسی کیسی ایذائیں دیتے تھے

جا بجا عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور نہ اسکے پاس پادریوں کا ایسا مذہبی سامان ہے کہ جو اسکو قبول کرے اسکی تنخواہ مقرر ہو تاہم اسکی اشاعت عیسوی مذہب سے زیادہ ہے۔ یہ امر تعجب انگیز نہیں ہے کیونکہ جب مکّہ و مدینہ میں اس کی اشاعت ہوئی تھی تو محض خدا اور اس کے الہام کی حمایت سے تھے اور آج عیسوی دین سے جو سبقت اسکو حاصل ہے وہ بھی خدا ہی کی جانب سے ہے۔ پادری ایزک ٹیلر کا بیان ہے کہ عیسائی مذہب کے باریک خیالات ایسے نہیں ہیں جو دلیسی اقوام کی سمجھ میں آسکیں اور مذہب اسلام میں جو ادنے درجہ کے صفات ہیں انکو ادنے درجہ کی اقوام سمجھ سکتی ہیں۔ مثلاً انصاف حلم وغیرہ " بعد اسکے انہوں نے بطور دلیل بیان کیا ہے۔ کہ "یہودی جو دنیا کے تمام اقوام سے زیادہ اعلےٰ مذہبی خیالات سمجھنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ وہ دو ہزار برس تک تعلیم پانے کے بعد اس قابل ہوئے کہ عیسائی مذہب کی اعلےٰ تعلیمات حاصل کر سکیں" اس بیان سے پادری ٹیلر صاحب کا مقصد یہ ہے کہ اسلام میں ادنے صفات ہیں اور عیسوی مذہب میں اعلےٰ صفات ہیں" اگر بلحاظ اشاعت اسلام کا درجہ اعلےٰ ہے کیونکہ اسلامی ادنے صفات سے ادنے درجہ کی قومیں اس کو تسلیم کر لیتی ہیں۔ اور عیسائی مذہب کی باریکیاں۔ ان کی سمجھ میں نہیں آتیں وہ اسکو پسند نہیں کرتے یہ خیال پادری ٹیلر صاحب کا صحیح نہیں ہے۔ اسلام میں دقائق اور باریکیاں ہیں اور عام فہم تعلیم بھی ہے۔ اسلام کی تعلیم کا نمبروں اور درجوں کے حساب سے اثر تھا اور ابھی اس کے نزدیک عرب مبتدی تھا اور آج بھی جو شخص اسلام کو نہیں جانتا مبتدی ہے۔ جب ان کو کچھ معلوم ہی نہ تھا۔ تو ان کا تعلیمی سلسلہ بجز اس کے کیونکر قایم ہو سکتا تھا۔ کہ ان کو اول مرتبہ انکی فہمید کے مطابق تعلیم ہو۔ اور جب اس میں کمال حاصل کر لیں تو اسلام کی اعلےٰ صفات سے ماہر ہوں الہامی معلم اور ربانی اتالیق اسلام نے اپنی تعلیم کا یہی سلسلہ مقرر فرمایا تھا۔ اور یہی درس اسلام کے پاک اور وسیع مدرسہ میں اوّل تھا اور اب بھی ہے۔ کیا مسیح معلم نے اپنی تعلیم کا طریقہ یہ نہ رکھا تھا پادری ٹیلر کی تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح نے اس طریق اور ترتیب سے تعلیم نہیں فرمائی۔ اگرچہ پادری ٹیلر نے سبب اس فرق کا ظاہر نہیں کیا جو دو معلموں کی تعلیم میں ہے مگر ہمارے نزدیک مسیح نے جو درس یہودیوں کو دیا اس سے سوا اسکے اور کیا مقصد سمجھ میں آسکتا ہے کہ یہودی ایک مذہب رکھتے تھے۔ اور مذہبی نکات سے واقف تھے اور پیغمبر عرب کے درس کا اور تعلیمی مقصد تھا۔ جبکہ بقول پادری ٹیلر مسیح کی تعلیم کا سلسلہ پیچیدہ ہے اور مشکل اور عام فہم نہیں ہے یہانتک کہ یہودیوں نے دو ہزار برس تک تعلیم پانے کے بعد اسکی قدر کی تھی اور ہم مسلمانوں کے

موسیٰؑ کو جو دس احکام خدا نے دیئے تھے۔ اُن سے بڑھکر اسلام میں وسعت سے تعلیم ہے۔ ہر چند کہ
حضرت موسیٰؑ کی معرفت خدا نے بنی اسرائیل سے کہا کہ "خداوند تیرا خدا جو تجھے زمین مصر سے اور غلامی کے
گھر سے نکال لایا میں ہوں۔ میری حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہ ہوئے تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی
چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں زمین کے نیچے ہے مت بنا۔ تو اُن کے آگے اپنے
تئیں مت جھکا اور نہ اُن کی عبادت کر کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں۔ اور باپ دادوں کی
بدکاریاں اُن کی اولاد پر جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں تیسری اور چوتھی پُشت تک پہنچاتا ہوں پر
اُن میں سے ہزاروں پر جو مجھے پیار کرتے اور میرے حکموں کو حفظ کرتے ہیں رحم کرتا ہوں" مگر ہمارے
پیغمبر کی خاص بعثت اسی واسطے ہوئی تھی کہ ملک عرب کی بت پرستی دور ہو پس مسلمانوں کی رائے
ہے کہ جب ہم حضرت موسیٰؑ کی رسالت کو تسلیم کرتے ہیں اور احکام موسوی جن کی تصدیق قرآن مجید
میں ہے اُسکو مانتے ہیں۔ اور موسوی تعلیم اور ہدایت سے بڑھکر اسلام کی تعلیم ہے تو ہم اگر دائرہ اسلام سے
خارج ہو کر یہود کا مذہب اختیار کریں تو وہ مذہب ایسی قابلیت ہی نہیں رکھتا کہ ہمکو اسلامی برکات دینی
و دُنیوی سے زیادہ برکات کا مستحق قرار دے ٭

عیسائی مذہب اپنی دقیق روحانی تعلیم اور تثلیث کے ساز و سامان سے تمام مذاہب کو ناقص
جانتا ہے اور جملہ اقوام عالم کو طلب کرتا ہے کہ میں کامل ہوں اور حق پر ہوں مجھکو اختیار کرو۔
اسلام انبیاء کی رسالتوں کو تسلیم کرتا ہے اور خدا کو واحد جانتا ہے اُس کی صدا ہے کہ میں سب شریعتوں
کے آخر میں ہوں اور مکمل ہوں کہ تمام الہامی شریعتوں کی تعلیم سے میری تعلیم افضل ہے۔ دنیا میں
یہ دو مذہب الہامی ایسے ہیں کہ باہم ایک دوسرے کو دینی دعوت دیتا ہے اور دونوں کی خواہش
ہے کہ غیر مذاہب والے عیسوی دین یا اسلام کے پابند ہوں مسلمان کہتے ہیں کہ اگر ہم عیسائی ہوں
اور ترک اسلام کر کے دیانت عیسوی کو قبول کریں تو ہم کو اوّل عربی روشن حجت سے انکار کرنا
ہوگا۔ اور دوسرے جب مسلمان تھے تو خدا کو واحد جانتے تھے۔ عیسائی ہونے سے تثلیث کو تسلیم کرنا
پڑیگا۔ اور محدود تعلیم عیسوی سے کیا استفادہ ہوگا " الغرض اسلام نہ عیسائیوں کے مسئلہ کفارہ
کو مطابق عقل سمجھتا ہے اور نہ "تثلیث" کو اچھا جانتا ہے اور نہ اپنے سے تعلیم مذاہب مختلفہ میں خیال
کرتا ہے" وہ کہتا ہے کہ بعض مسلمان جنہوں نے دین عیسوی کسی غرض یا اثر سے قبول کر لیا تھا
اُن کو وہ تعلیمی اثر محسوس نہ ہوا۔ جو اسلام میں تھا لہذا پھر اسلام کے دائرہ میں آ گئے " اور جس عیسائی
نے اسلام اختیار کیا وہ تعلیم اسلام سے مستفید ہوتا رہا۔ اسلام نہ حکومت رکھتا ہے اور نہ اسکے واعظ

مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور کھانا کسی غیر مذہب والے کے ساتھ کھانے سے دھرم بالکل جاتا رہتا تھا۔ برہم سماج
اور آریہ سماج اسکے اور دیگر ہندوؤں کے موانع ترقی کے اسباب کے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں
کہ مذہب کا تعلق روح سے ہے وہ ان خارجی باتوں سے ہرگز نہیں جاتا۔ ان دونو طریقوں سے
ثابت ہوا کہ آریہ اور برہمو مذہب اور قوم کے لوگ اختیار کر سکتے ہیں۔ اور جو ان طریقوں کا
پابند ہے۔ اس کا مذہب مذکورہ خارجی حالتوں سے تبدیل نہیں ہو سکتا۔ مگر مسلمان اُن میں سے
ایک مسلک کو بھی اختیار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ برہم سماج کے ہادیوں کا ابتدائی مقصود یہ معلوم ہوتا ہے
کہ ہندو دھرم کی زمانہ حال کے مطابق اصلاح روحانی اور اخلاقی تعلیم اور دیگر اصول شایستگی کے
اسلام میں ایسے ہیں کہ وہ اہل اسلام کے واسطے کافی ہیں۔ جب انکو احتیاج اور حاجت ہی نہیں ہے
تو انکو کیا ضرور ہے کہ اپنی وسیع تعلیم کو چھوڑ کر ان مسلکوں کی محدود اور شکستہ تعلیم کے واسطے اسلام
کو ترک کریں۔ یہ جدید مذہب ہندوؤں کے واسطے ہیں مسلمانوں کے واسطے نہیں ہیں ؛

اسلام کی تعلیم انسانوں کی فہم اور فراست اور حیثیت قابلیت و مدارج و مراتب کے اعتبار سے ہے تو موجودہ زمانہ میں ہرگز اسلام کے مقابلہ میں مسیحی تعلیم کا اثر نہیں ہو سکتا جب زمانہ انسان کی علمی ترقی کا نہ تھا اسوقت ایسی مشکل اور منتہی درجہ کی مسیحی تعلیم سے اُن لوگوں نے کیا اور کیونکر فیض پایا ہوگا جن کو علم کچھ نہ تھا۔ یا کم تھا۔ اور معلومات نہ رکھتے تھے۔ اگر اس زمانہ میں کہ اُمت مسیحی نے علوم و فنون میں کمال پیدا کیا ہے اور اسکی معلومات وسیع ہوگئے ہیں۔ اور اس کا تجربہ اور عقل ترقی پر ہے۔ کیوں یورپ میں مسیحی دین کی قدر و منزلت نہیں ہوتی بجائے اسکے کہ دیانت عیسوی پر راسخ الاعتقادی سے عمل کیا جائے مذہب دہریہ پھیلتا جاتا ہے جبکہ تعلیم یافتہ اشخاص کے واسطے مسیحی تعلیم اکسیر اعظم کا حکم رکھتی تھی۔ تو اس زمانہ میں اُسکا اثر بھی اُسی کے مطابق ہونا نہ کہ مخالف ✣

دنیا کے اور مذاہب مثلاً برہمنوں کا ہندو مذہب اور مذہب ہنود سے جو مذہب پیدا ہوئے جیسے کہ مذہب بُدھ اور جین یہ مذہب کل ایسے ہیں کہ یہ مسیحی مذہب اور اسلام پر اس غرض سے حملہ نہیں کرسکتے۔ کہ نہ ان کا مذہب مسلمان ہی قبول کرسکتا ہے اور نہ عیسائی۔ مذکورہ مذاہب میں تو یہ سخاوت ضرور ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو اسلام و عیسوی مذہب کے حوالہ کیا کرتے ہیں۔ یہ اُن کا کام نہیں ہے۔ کہ وہ اہل اسلام اور عیسائیوں کو بلاکر اُن سے اپنے کو تسلیم کرائیں۔ اوّل تو مسلمان اُن مذہبوں کی دُنیا میں جا نہیں سکتے۔ اور اگر وہ طالب ہوئے تو مسلمان جاکر کیا کرتا۔ برہمنوں کا مذہب مُسلم قبول نہیں کرسکتا۔ کس واسطے کہ اُس مذہب میں بُت پرستی کی چاشنی ہے اور جبکہ تہ دل سے اسلام نفرت کرتا ہے اور خدا کو واحد جانتا ہے تو تثلیث چھوڑ کر اُسکو تناسخ کب پسند ہوگا۔ اور خدا کی وحدانیت سے پھر انکار کرکے وہ کیوں بے حس تینتیس کروڑ کی پرستش میں مشغول ہوگا ✣

ہندو مذہب میں دو جدید مذہب زمانہ حال میں ایجاد ہوئے ہیں۔ ایک آریہ دوسرا برہمو دونوں کے اصول علٰحدہ علٰحدہ ہیں برہمو سماج کا عقیدہ ہے کہ الہام محدود نہیں ہوا۔ وہ فیضان الٰہی ہمیشہ جاری رہیگا۔ اور وید کے الہامی ہونے میں اُنکو کلام ہے آریہ سماج وید کو الہامی جانتا ہے۔ اور وحی و الہام کو محدود سمجھتا ہے۔ مگر دونو طریقوں کے ہادیوں کی ہدایت تھی کہ اقوام غیر اور دیگر مذاہب کے اشخاص سے خورد و نوش کرنے میں ہندو مذہب قایم رہتا ہے۔ مثل عام ہندؤں کے اُن کے یہاں وہ چھوئی موئی والا مسئلہ نہیں ہے کہ اگر کسی مسلمان یا عیسائی نے اُن کے چوکے میں قدم رکھدیا یا اُنکے کھانے پینے کا ظروف چھو لیا تو وہ ہندو سخت مصیبت میں

ان سب میں ناکامی حاصل ہوئی - ہم بالعوض اسکے فتح پاتے اور کچھ آگے بڑھتے شکست
حاصل کرتے اور پیچھے ہٹتے جاتے ہیں - مذہب اسلام مروقا دمراکو) سے جاوا اور زنجبار سے
چین تک تو پھیل چکا - اور اب افریقہ میں نشیب کے پانی کی طرح پھیلتا جاتا ہے - دریاے
کونگو اور دریاے زنبیزی کے کنارے کی تمام آبادی مسلمان ہوتی جاتی ہے - نجد کا
علاقہ جو ریگستان میں سب سے زیادہ قوی ملک ہے وہاں کے لوگ اب ہماری آنکھوں کے
سامنے مسلمان ہوگئے - ہندوستان میں مغربی تہذیب جو ہندو مذہب کی جڑ اکھاڑتی جاتی
ہے وہ مذہب اسلام کے لئے راستہ صاف کر رہی ہے - ہندوستان کے ساڑھے پچیس کروڑ
باشندوں میں پانچ کروڑ آدمی ابھی سے مسلمان ہوچکے ہیں اور افریقہ کی آبادی میں نصف سے
زیادہ مسلمان ہیں - یہ اُن مسلمانوں کا ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے کسی مذہب کے اختیار کرنے کی
حالت میں پہلے پہل مذہب اسلام ہی قبول کیا - اُن لوگوں کا ذکر نہیں ہے جو دوسرے مذاہب کو
چھوڑکر مسلمان ہوگئے - جو شخص مذہب اسلام قبول کرتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے اُسی مذہب کا
ہو رہتا ہے - اور اُسکی گرفت بڑی مستحکم رہتی ہے عیسائی مذہب کی گرفت ایسی مستحکم
نہیں ہے - افریقہ کے لا مذہب صحرائی باشندے جب ایک مرتبہ مذہب قبول کر لیتے
ہیں - تو وہ پھر نہ اپنی بت پرستی پر عود کرتے ہیں اور نہ عیسائی ہو جاتے ہیں - گو اعلے
درجہ کی اقوام کے لئے یہ مذہب بالکل ناموزوں ہے - لیکن صحرائی اقوام کو مہذب بنانے
اور انکو مذہبی عروج پر پہنچانے کے لئے یہ مذہب انتہا درجہ تک مناسب اور موزوں ہے
عیسائی مذہب کا نمبر جس سے زیادہ چڑھا اور بہت ہی بڑھا ہوا ہے لیکن اسلام نے دنیا
کے مہذب بنانے میں عیسائی مذہب سے زیادہ کام کیا (نعرۂ تحقیر) ہم اس کی تمثیل
میں بعض عملی نتائج جو انگلش افسروں یا سیاحوں اور سوداگروں وغیرہ نے مذہب اسلام
کی نسبت اپنے عملی تجربے سے پیدا کئے ہیں اُنکو پیش کرتے ہیں جس وقت افریقہ کے
حبشی یعنے صحرائی باشندے مسلمان ہو جاتے ہیں تو اُن کی بت پرستی اور ارواح
خبیثہ کی پرستش اور طرح طرح کی سُست اعتقادیاں اور آدم خوری اور انسان کی
قربانی اور بچہ کُشی اور جادو اور طلسم کے اعتقادات یہ سب عادتیں فوراً چھوٹ جاتی
ہیں - دیسی باشندے کپڑا پہننے لگتے ہیں اور میلے کچیلے رہنے کے بدلے صفائی اختیار کرنے
اور اپنی ذاتی قدر و منزلت سمجھنے لگتے ہیں - مہمان نوازی تو گویا اُن کا ایک فرض

اسلام کی محاسن کی نسبت

پادری ایزک ٹیلر صاحب کا لکچر

جو

۷۔ اکتوبر ۱۸۸۷ء کو والورہمپٹن واقع انگلستان کی چرچ کانگریس میں جسکے دو ہزار پانسو چھیاسٹھ ممبر ہیں۔ کئی ہزار باشندگان انگلستان کے روبرو پادری ٹیلر صاحب موصوف نے اپنا لکچر پڑھا

شیوع مذہب کے اعتبار سے دنیا کے ایک بہت بڑے حصے پر اسلام کو عیسائی مذہب سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی (سامعین کے کان کھڑے ہوئے) عیسائی مذہب کے مقابلے میں مذہب اسلام کو بت پرستوں ہی نے زیادہ قبول نہیں کیا۔ بلکہ بعض ممالک میں خاص عیسائی مذہب فی الواقع اٹھتا اور اسکے بدلے مذہب اسلام قایم ہوتا جاتا ہے اور یہ تو ایک مشہور بات ہے۔ کہ مسلم اقوام کے لئے قابو کرنے کی جو تدبیریں کی گئیں،

اور ایشیا میں اسقدر پھیل گیا تو اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ افریقہ اور شام کے علما نے عیسائی کی جگہ علم مابعد الطبیعۃ کے معنوی مسائل قایم کئے۔ انہوں نے کوشش کی کہ تجرد کے بدلے تاہل کو رواج دیں اُس زمانے میں تقدس حاصل کرنے کیلئے خلوت نشینی اور ترک دنیا کا رواج تھا پیر فقیر لوگ خانہ نشینی کرتے تھے عام باشندے دراصل مخلوق پرست تھے بیشمار پیروں اور فقیروں اور فرشتوں کی پرستش کرتے تھے اسلام نے اس طوفان بدتمیزی اور سست اعتقادی کو نیست و نابود کردیا۔ زہد خشک سے یہ ایک سخت مقابلہ تھا اور تجرد کے بدلے تاہل کا قائم کرنا بہت بڑی قوت کا کام تھا اسلام نے مذہب کا اصل اصول خدا کی وحدانیت اور عظمت قرار دی۔ فقیری اور خانہ نشینی کو اُٹھا کر اُس نے جوانمردی قائم کی غلاموں کو آیندہ ترقی کی امید دلائی۔ انسان میں باہمی اخوت قائم کی اور فطرت انسانی کی ضروریات کو تسلیم کیا عیسائی مذہب کی اعلے صفات یعنی کسر نفسی صفائی قلب عفو تقصیرات۔ اور نفس کشی یہ صفات مذہب اسلام کی نہیں ہیں عیسائی مذہب کے باریک خیالات ایسے نہیں ہیں جو وحشی اقوام کی سمجھ میں آسکیں اور مذہب اسلام میں جو ادنے درجے کی صفتیں پائی جاتی ہیں اُنکو ادنے درجے کی اقوام سمجھ سکتی ہیں مثلاً اعتدال صفائی عفت۔ انصاف۔ حلم۔ بہادری۔ احسان۔ مہمان نوازی۔ راستی وغیرہ ان لوگوں کو بہت اچھی طرح سے سکھایا جاسکتا ہے۔ کہ چار ضروری صفتوں کی پابندی کرو اور سات کبیرہ گناہوں سے پرہیز رکھو عیسائیوں میں انسان کی باہمی اخوت کا خیال حد سے زیادہ اعلے درجے کا ہے لیکن صرف خیال ہی خیال ہے اور اسلام میں عملی طور پر اخوت کا برتاؤ ہوتا ہے کہ تمام مسلمان ہر صحبت میں یکساں سمجھے جاتے ہیں۔ یہ اسلام میں ایک ایسی چاشنی ہے۔ جسکو دیکھکر منہ میں پانی چھوٹنے لگتا ہے۔ جو شخص مسلمان ہوتا ہے وہ فوراً جماعت میں داخل کرلیا جاتا ہے اور پندرہ کروڑ بھائیوں میں ایک بھائی اور ملجاتا ہے۔ عیسائیوں میں جو شخص نیا داخل ہوتا ہے۔ وہ سوشیل حیثیت میں برابر نہیں سمجھا جاتا ہے۔ لیکن مسلمان درحقیقت نومسلم کو بھائی سمجھتے ہیں۔ ہم لوگ گرجا گھروں میں تو جاکر بیشک ایک دوسرے کے بھائی بنجاتے ہیں۔ لیکن روزمرہ کے طرز معاشرت میں اُسکا برتاؤ کچھ بھی نہیں ہوتا (قہقہہ) قرآن مجید میں بیشک ایک بہشت کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن مسلمانوں کو باہمی اخوت سے دنیا ہی میں بہشت ہوجاتی ہے۔

یہودی جو دنیا کی تمام اقوام سے زیادہ اعلے مذہبی خیالات سمجھنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ وہ

دو ہزار برس تک تعلیم پانے کے بعد اس قابل ہوئے کہ عیسائی مذہب کی اعلے تعلیمات حاصل کرسکیں

مذہبی ہو جاتا ہے۔ شراب خواری قطعاً موقوف ہو جاتی ہے۔ قماربازی سے ممنوع کر دیئے جاتے ہیں بے حجابی کے ساتھ ناچنے کو دتے۔ اور علانیہ زن و مرد کے ہم صحبت ہونے کی عادتیں چھوٹ جاتی ہیں۔ عورات کی عفت کا ایک صف خاص کے طور پر خیال رکھتے ہیں کاہلی کے بدلے محنت اور مشقت کرنے لگتے ہیں مطلق العنانی کے بدلے قانون اور حکم حاکم کی پابندی کرنے لگتے ہیں۔ اور کشت و خون اور ایذا رسانی حیوانات کو چھوڑ کر سنجیدگی اختیار کرنے لگتے ہیں۔ بردہ فروشی سے ممنوع کرلئے جاتے ہیں۔ انسانی ہمدردی و نیکی اور برادرانہ اخوت آپس میں پیدا ہو جاتی ہے کثیر الازدواجی اور غلامی کا دستور مفید اور محدود ہو جاتا ہے اور انکے متعلقہ خرابیوں کا تدارک ہو جاتا ہے۔ مذہب اسلام میں سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ یہ جماعت دنیا بھر میں سب سے زیادہ محتاط اور پرہیزگار اشراف ہے اور یوروپ کی تجارت کو جس قدر ترقی ہوتی جاتی ہے اسی قدر لوگوں میں شراب خواری اور بری باتوں اور ذلیل کاموں کے وسائل بڑھتے جاتے ہیں۔ مذہب اسلام تہذیب ادنے درجے کی نہیں ہے اسمیں لکھنا پڑھنا پوشاک و لباس کی صفائی جسم کی طہارت سچائی۔ پاس آبرو یہ تمام باتیں پائی جاتی ہیں۔ منہیات کی امتناع اور تہذیب کی اشاعت کے اعتبار سے مذہب اسلام کی ترقیاں حیرت انگیز ہیں۔ ہم نے لکھو کھا اور کروڑہا روپیہ اور بیشمار جانیں افریقہ میں تلف کرادیں اور اسکے معاوضہ میں بہت کم ایسی باتیں ہونگی جنکو ہم پیش کرسکیں۔ تو عیسائیوں کا شمار ہزاروں میں کیا جاسکتا ہے اور تو مسلمونکا حساب لاکھوں کے ذریعے سے لگ سکیگا۔ یہ تجربے بے ڈھب واقعات ہیں جنکا جواب دینا بہت مشکل ہے اور انسے تجاہل کرنا سخت جہالت ہے۔ پس ہمکو سب سے پہلے یہ امر تسلیم کرلینا لازم ہے۔ کہ اسلام مخالف مذہب عیسائی نہیں ہے بلکہ اسلام نیم نصرانیت یعنے ایک ناقص درجے کا عیسائی مذہب ہے (نعوذ بتحقیر) مذہب اسلام مذاہب حضرت ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علی نبینا و علیہم السلام کے تین سوتوں کا ایک دریا ہے۔ مذہب یہود اس سے خارج ہے۔ مذہب اسلام عام جہان میں پھیلا ہوا ہے۔ مذہب یہود کی طرح وہ کسی ایک فرقے پر محدود نہیں ہے بلکہ تمام عالم میں پھیلا ہوا ہے۔ اہل اسلام چار انبیائے اعظم کو تسلیم کرتے ہیں۔ یعنی حضرت ابراہیم خلیل اللہ۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ۔ حضرت عیسیٰ روح اللہ اور حضرت محمد رسول اللہ۔ (حبیب اللہ) مذہب اسلام میں حضرت عیسیٰ کا مرتبہ سب سے افضل ہے اور گو تعلیمات محمدی اور تعلیم سینٹ پال میں فرق ہے لیکن تعلیم ہی عیسائی مذہب کے مخالف نہیں ہے مذہب اسلام مذاہب یہود و نصاریٰ کے بین بین ہے مذہب یہود سے مذہب اسلام افضل ہے کیونکہ اسمیں مذہب عیسیٰ کے معجزات اور مسیحائی کی تصدیق کی گئی ہے۔ یہ اصلاح یافتہ مذہب یہود جو افریقہ

خلاف ہے قبول نہ کریگا۔ کثیر الازدواجی میں جہاں طرح طرح کے مضار ہیں وہاں منافع بھی ہیں۔
کثیر الازدواجی نے دختر کشی کو موقوف کرا دیا اور ہر ایک عورت کیلئے ایک قانونی محافظ پیدا کر دیا۔
مسلمان ملکوں میں کثیر الازدواجی کی وجہ سے کسب بالکل نہیں ہوتا ہے اور اس برائی سے عیسائی مذہب کیلئے اُس سے
زیادہ باعث ننگ ہے جو اسلام کیلئے کثیر الازدواجی قرار پا سکتی ہے اسلامیہ ممالک میں محدود درجے کی کثیر الازدواجی
کی خرابیاں عورتوں کیلئے باعث ذلت اور مرد کیلئے موجب نقصان اُسقدر ہرگز نہیں ہے جسقدر عیسائی
شہروں کی علانیہ عیاشی جو اہل اسلام میں نام کو بھی نہیں ہے ستم ڈھاتی ہے اوباش انگلش مستحق اس امر کے نہیں ہیں
کہ کثیر الازدواج اہل اسلام کی عیب چینی کر سکیں (سنو سنو) اپنے بھائیوں کی آنکھ کا تنکا نکالنے سے قبل ہمکو اپنی آنکھ
دیکھ لینی چاہئے (یعنے خود فضیحت و دیگراں نصیحت) ممالک اسلام کی چار خرابیاں یعنی کثیر الازدواجی غلامی
بیشمار کنیزوں کا حرم بنا کر رکھنا اور کثرت طلاق۔ یہ خرابیاں صرف اہل اسلام سے مخصوص نہیں ہیں۔ اگر
فی الحال نہیں تو ہمیں لوگوں کی یادداشت میں یہ سب خرابیاں نہایت ہی شدید حالتوں سے ممالک متحدہ
امریکہ میں پائی تھیں جو کہ ملک جائے نام عیسائی اور انگلش قوم سے آباد ہے۔ اگر عیسائی مشنیں افریقہ میں کچھ
کارروائی کرنیوالے ہیں تو انکو لازم ہے کہ اپنے طریقے بدل دیں۔ اعظین یورپ اہل افریقہ کو کبھی عیسائی نکر سکینگے
اسکی بارہا آزمایش ہوئی اور ہر مرتبہ ناکامی ہوئی اول تو وہاں کی مہلک آب و ہوا سب سے بھاری مشکل ہے دوسرے
سوشیل اختلاف انتہا درجے تک بڑھا ہوا ہے۔ افریقہ کے صحرائی باشندے صرف اسی طریقے سے عیسائی کئے
جا سکتے ہیں کہ ممالک متحدہ امریکہ کے صحرائی باشندے جو عیسائی ہو گئے ہیں بتعداد کثیر یہاں طلب کئے جائیں
اہل اسلام کے بارے میں ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ قلعہ اسلام پر ہم باہر سے حملہ کیوں کریں اندر ہی سے نکریں بالعوض
اسکے کہ ہم حضرت محمد اور اہل اسلام کی مخالفت کریں ہم اپنی کارروائی اس امر کا اظہار کرکے کیوں نہ شروع کریں
کہ عیسائی مذہب اور اسلام کے مابین کن کن باتوں کی مطابقت ہے۔ یہ جاننے کے مذہب اسلام اور عیسائی مذہب کے
مابین کن کن باتوں کا اختلاف ہے پس ہم کہتے ہیں کہ ہمکو یاد رکھنا چاہئے کہ بالبعض باتوں میں مسلمانوں کا اخلاق
ہمارے اخلاق سے بڑھا ہوا ہے۔ خدا کی مرضی پر شاکر رہنا پرہیزگاری۔ خیرات۔ راستی باہمی اخوت
ان سب باتوں میں اہل اسلام ایک ایسی نظیر قائم کرتے ہیں جسکی اگر ہم تقلید کریں تو ہمارے لئے بہتر ہو اسلام نے شراب خوری
قمار بازی اور زنا کاری ان تینوں آفتوں کو جنھوں نے عیسائی ملکوں کو بالکل ذلیل و خوار کر رکھا ہے بکلم موقوف کر دیا جن مشرقی
یا جنوبی اقوام پر عیسائی مذہب گرفت حاصل کرسکتا اسلام ان سے بہت قریب قرابت رکھتا ہے قبطیوں اور
اہل ابی سینیا میں بالکل شکست اعتقادی پھیلی ہوئی ہے اسکے بعد اسلام کا قائم ہو جانا نہایت ہی قرین عقل بات ہے
اہل اسلام کو ناقص عیسائی سمجھ لینا چاہئے پس بیکار اس مذہب کی بیخکنی کے بدلے ہمکو لازم ہے کہ اس

پس ایسی حالت میں کیا ہم اُمید کر سکتے ہیں کہ حبشی اقوام جو بالکل ادنےٰ درجے کی حالت میں ہیں اور صدیوں سے وحشیانہ اور خونخوارانہ برتاؤ کرتے آئے ہیں وہ یکبارگی عیسائی مذہب کے اعلےٰ درجے کے اخلاق کو قبول کر سکینگے جسکے لئے تاریخ عبرانی میں کئی انبیا اور شجاعان وقت بھی قاصر و واقفی موزوں نہ تھے۔ مذہب اسلام کی تعلیمات ایسی اعلےٰ اور باریک نہیں ہیں یہ ایک ایسا فرقہ ہے۔ جو اہل فریقہ کو اعلےٰ مذہب کی تعلیم کے لئے تیار کر اسکتا ہے۔ کلیسائی انگلستان اہل افریقہ پر کوئی پائیدار اثر نہ پیدا کر سکا۔ مذہب اسلام اپنی بہشت اور نگتی فوج اپنے ڈھول دامہ (قہقہہ) اور کلیسائی روم اپنے کالے نشان کو لیکر حبشی اقوام کے شبستان میں اُتر سکتا ہے لیکن کلیسائی انگلستان اپنے انتالیس احکام کو لیکر افریقہ کے بلا دواقع خط استوا میں کئی پشت تک اپنا گرجا گھر قایم نہیں کر سکتا۔ اہل افریقہ کے عیسائی بنانے میں عملی طور کی دو دقتیں بہت بھاری ہیں۔ ایک کثیر الازدواجی اور دوسری بردہ فروشی حضرت محمدؐ نے مثل حضرت موسیٰؑ کے ان دونو باتوں کی قطعاً ممانعت نہیں کی۔ کیونکہ یہ امر بالکل ناممکن تھا۔ بلکہ اس امر کی کوشش کی کہ جہاں تک ممکن ہو اُن خرابیوں کی اصلاح کیجائے غلامی فرقۂ اسلام کا جزو نہیں ہے حضرت محمدؐ نے مثل حضرت موسیٰ اور سینٹ پال کے ضروری حد تک اسکو جائز رکھا۔ اہل اسلام نے اسمیں بہت کمی کر دی۔ امریکہ کی وحشی اقوام میں جس قدر اسکا برتا ہوتا ہے اہل اسلام اُس سے کہیں کم ہوتا ہے۔ کثیر الازدواجی ایک اور بھی دقت طلب مسئلہ ہے حضرت موسیٰ نے اسکی ممانعت نہیں کی حضرت داؤدؑ کے وقت میں اسکا رواج رہا۔ انجیل مقدس میں گو صراحتاً اسکی امتناع لیکن معناً یہی پائی جاتی ہے۔ حضرت محمدؐ نے اختیار کثیر الازدواجی کو محدود کر دیا۔ اور مسلمانوں کے مہذب ممالک یعنی ٹرکی واقع یورپ اور الجیریا اور مصر میں بطور قاعدہ کلیہ اسکی پابندی ہوتی ہے زیادہ تعلیم یافتہ مسلمانوں کی یہ رائے ہے کہ اب وقت قریب آ گیا ہے کہ اسکے دستور کا تدارک کیا جائے۔ یا موقوف کر دیا جائے۔ کیونکہ موجودہ زمانہ کی حالت کے اعتبار سے موزوں نہیں ہے بشپ لاہور نے منجملہ اور اشخاص کے بڑی مردانگی کے ساتھ اس امر کی مخالفت کی کہ کثیر الازدواج اشخاص عیسائی مذہب میں قبول کئے جائیں۔ یہ امر خلاف انصاف اور باعث ظلم ہے کہ کوئی شخص عیسائی مذہب کے قبول کرنے کے بعد کسی بی بی کو جسکے ساتھ اُس نے شرع اسلامیہ کے بموجب جائز طور پر شادی کی ہو چھوڑ دے کیا یہ بھی لڑکوں کی سوتیلی مائیں ہیں جو بالکل فیلاح حالت سے چھوڑ دیجائیں جو شخص عیسائی مذہب کے قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ کبھی اس ظالمانہ فعل کو جو بالکل فطرت کے

مذہب کی تکمیل کریں اور کیا عجب ہے کہ ہم اسلام عیسائی کرلیں ۔ پس اسقف پر پڑھے دیکھتے ہیں کہ خدا کی تجویز کو درجہ انصرام پر پہنچانے کے لئے حضرت محمدؐ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے لئے راستہ نکالنے آئے تھے (نعرۂ تحسین)

فہرست بقیہ صفحۂ اول

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
حسن الجلنا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	عہر	فضل الباری ترجمہ صحیح بخاری اول	۱۲ر	رسالہ جہاد اردو ۔۔ ۔۔	۸ر
دلکش حصۂ اول ۔۔	۶ر	” ” ثانی	۱۲ر	رسالہ جہاد فارسی ۔۔۔	۸ر
” ” دوم ۔۔	۸ر	” ” ثالث	۱۲	رسالہ جہاد انگریزی ۔۔۔	۸ر
شہد و خنا ۔۔۔۔۔	عہر	” ” رابع	عہر	فضائل نماز انگریزی میں	۰ر
مرقع لیلی مجنوں ۔۔۔۔	۸ر	لکچر اسلام سرسید احمد خاں	۱۰ر	گوہر نایاب انگریزی ۔۔	۴ر
آئینہ روزگار ۔۔	۸ر	لکچر سید نیشنل کانگرس	۱۰ر	رسالہ تعمیر عمارت ۔۔۔	عہر
آدمی گر رسالہ ۔۔	۱۲ر	لکچر سرسید احمد خاں میرٹھ	۱۰ر	توبۃ النصوحین ۔۔۔	۳ر
مرقعہ عبرت ۔۔۔	۸ر	لکچر مولوی نذیر احمد کانگرس	۱۰ر	دینی مباحثہ ۔۔۔	۲ر
جہانگیر ۔۔۔	عہر	” نذیر احمد انجمن حمایت اسلام	۱۰ر	کریم اللغات معہ تنظیم اللغات	۸ر
چیستان مستی ۔۔۔	۴۰ر	” ” ثبوت اسلام	۲ر	فیروز اللغات اردو ۔۔	۱۲ر
رندی و پیری ۔۔	۳ر	” مولوی حسن علی اسلام پر	۰ر	کریم اللغات ۔۔۔	۶ر
حسن بے پردہ ۔۔۔	۰۴ر	” مولوی سراج الدین پانزبر	۴ر	لغات سروری ۔۔	عہر ۱۲ر
گوہر تفتیش ۔۔۔	۸ر	” لائق صاحب اسلام پر	۱ر	غیاث اللغات ۔۔۔	عہر ۱۲ر
رسالہ اصحاب کہف ۔۔۔	۰۲ر	” امانۃ الی اہلہا ردو	۶ر	غیاث اللغات معہ چراغ ہدایت	عہر
بوڑھے کی شادی نوعمر سے	۱ر	میزان عدل ۔۔۔	عہر	جنتری برآورد تنخواہ ۔۔	۲ر
مطالعہ فطرت ۔۔۔	۵ر	تونیق فیصلہ اردو ۔۔۔	۸ر	جنتری چوب ۔۔۔	۸ر